Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۹ ۔ ۷۷۹ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۹۱ سوموار ۱۳۔ رجب ۱۴۱۴ھ ‘۲۷۔ فتح ۱۳۷۲ ہش ‘۲۷۔ دسمبر ۱۹۹۳ء

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ بدی میں ایک زہریلی خاصیت ہے کہ وہ ہلاکت تک پہنچاتی ہے۔ اسی طرح ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ نیکی میں ایک تریاقی خاصیت ہے کہ وہ موت سے بچاتی ہے مثلاً گھر کے تمام دروازوں کو بند کر دینا یہ ایک بدی ہے جس کی لازمی تاثیر یہ ہے کہ اندھیرا ہو جائے۔ پھر اس کے مقابل پر یہ ہے کہ گھر کا دروازہ جو آفتاب کی طرف ہے کھولا جائے اور یہ ایک نیکی ہے جس کی لازمی خاصیت یہ ہے کہ گھر کے اندر گم گشتہ روشنی واپس آجائے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل میں علماء عالم کی جمع ہے اور علم اس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو اور سچا علم ”کلام الٰہی“ سے ملتا ہے۔ یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے‘ بلکہ یہ سچا ایمانی فلسفہ ”کلام الٰہی“ کے طفیل سے ملتا ہے۔ صاحب ایمان کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے اور اسے حق الیقین کا وہ مقام حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے‘ لیکن جو لوگ علوم حقہ سے بہرہ ور نہیں ہیں اور معرفت اور بصیرت کی راہیں ان پر کھلی ہوئی نہیں ہیں وہ گو اپنے منہ سے اپنے آپ کو عالم کہیں مگر فی الحقیقت ایسے لوگ علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں اور وہ روشنی اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے۔ ان میں بالکل پایا نہیں جاتا‘ بلکہ ایسے لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔ یہ اپنی آخرت دخان اور تاریکی سے بھر لیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) (بنی اسرائیل : ۷۳) جو آدمی اس دنیا میں اندھا ہے‘ وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھایا جائے گا۔ یعنی جس کو یہاں علم بصیرت اور معرفت نہیں دی گئی‘ اسے وہاں کیا علم ملے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۱۔ ۲۳۲)

اراکین مجلس افتاء

○ حضرت امام جماعت احمدیہ نے دسمبر ۹۳ء تا نومبر ۹۴ء ایک سال کے لئے مسمیّٰ ذیل حضرات کا تقرر مجلس افتاء کے لئے منظور فرمایا ہے۔

۱۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا (صدر)
۲۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ (ایڈیشنل صدر)
۳۔ محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل (سیکرٹری)
۴۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب
۵۔ محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور
۶۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
۷۔ محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۸۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
۹۔ محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب
۱۰۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
۱۱۔ محترم سید عبدالحی صاحب
۱۲۔ محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز
۱۳۔ محترم شیخ مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ فیصل آباد۔
۱۴۔ محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب

باقی صفحہ ۷ پر

محبت الٰہی حاصل کرنے کا طریق

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تمہیں بہت سی چھوٹی چھوٹی چیزیں نظر آئیں گی۔ جس سے کوئی شخص تمہارا دوست بن گیا تھا۔ اور تم دوسروں کے دوست بن گئے تھے۔ تمہیں نظر آئے گا کہ مثلاً تم دونوں کسی جگہ اکٹھے رہے یا کسی سکول میں یا ایک ہی کلاس میں تعلیم حاصل کرتے رہے اور قریب رہنے سے آہستہ آہستہ تمہارے تعلقات بڑھتے گئے اور بغیر اس کے کہ کوئی خاص جدوجہد کرنی پڑتی۔

تم دونوں آپس میں دوست بن گئے یا تم دونوں ایک ہی گاؤں میں رہتے تھے اور صبح سویرے اکٹھے بیل لے کر کھیت میں جایا کرتے تھے اسی طرح آہستہ آہستہ تم دونوں میں دوستی ہو گئی۔ اور اس میں کسی خاص جدوجہد کی ضرورت پیش نہ آئی۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا بھی ہے جب کوئی انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اکٹھا رہتا ہے تو خدا اور اس کے درمیان دوستی پیدا ہو جاتی ہے

کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں جاہل ہوں۔ اس لئے مجھے ان ذرائع کا علم نہیں جن کے ذریعہ محبت الٰہی پیدا کی جا سکتی ہے ہر جاہل سے جاہل اور ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کا بھی کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے آخر وہ دوست کیسے بن گیا جس طرح وہ اس کا دوست بن گیا ہے اسی طرح وہ خدا تعالیٰ کا بھی دوست بن سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان بھی ایسا نہیں جو یہ کہہ سکے کہ میرا کوئی دوست نہیں۔ صدمہ اور تکلیف کے وقت بعض دفعہ انسان کہہ دیا کرتا ہے کہ دنیا میں میرا کوئی دوست نہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس کا واقعہ میں کوئی دوست نہیں بلکہ اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اس کے دوست اس قابل نہیں کہ اس صدمہ میں اس کی مدد کر سکیں‘ ویسے دوست ہوتے ضرور ہیں‘ چاہے وہ اس جیسے بے کس اور بے بس ہوں۔

درحقیقت دنیا میں کوئی بھی انسان ایسا نہیں جس نے دل لینے یا کسی اور کو اپنا دل دینے کا تجربہ کیا ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس کا کیا طریق ہے۔ ہر جاہل سے جاہل اور ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی جانتا ہے کہ دنیا میں کسی کو اپنا دل کیسے دیا جاتا ہے اور دوسرے کا دل کیسے لیا جاتا ہے۔ یہی چیز جو اس جگہ تجربہ میں آئی ہے خدا تعالیٰ کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

(از خطبہ ۳۰/ مارچ ۱۹۵۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیراحمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۷ / فتح ۷۲ ۱۳ھش

۲۷ / دسمبر ۱۹۹۳ء

نیکی کی تلقین

انسانی فطرت ایسی نہج پر کام کرتی ہے کہ باوجودیکہ وہ کسی نیکی سے واقف ہو اگر وہی بات کوئی بزرگ شخصیت بتائے تو اس پر عمل کرنے کے لئے زیادہ آمادہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر حوالہ دیتی ہے کہ فلاح شخص نے یہ بات کہی ہے۔ کس کو نہیں معلوم کہ جھوٹ بری بات ہے۔ لیکن اگر کوئی بزرگ کسی سے کہے کہ جھوٹ بولنا اچھا نہیں تو وہ شخص اس حوالے سے جھوٹ بولنا چھوڑ دیگا۔ اور ہمیشہ کہے گا مجھے فلاں بزرگ نے نصیحت کی تھی کہ جھوٹ نہ بولوں۔ اور نصیحت ہے بھی ایسی بات کہ ہم میں ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کوئی نصیحت کی جائے۔ اور خاص کر بزرگوں سے ملاقات کے وقت تو یہی جی چاہتا ہے کہ یہ بزرگ کوئی ایسی بات کہیں جو نصیحت کے رنگ میں ہو۔

یہ کبھی کسی نے نہیں کہا کہ والدین کا احترام نہ کیا جائے لیکن بعض لوگ نہیں بھی کرتے۔ ایسے لوگوں کو اگر کوئی بزرگ یہ بات کہدے کہ والدین کا احترام کرنا چاہئے تو ان کی زندگی بدل سکتی ہے۔ اور وہ اس حوالے سے اپنے والدین کا احترام کرنے لگیں گے۔

یہ ساری بات کہنے کا مقصد یہ ہے کہ باجودیکہ انسان کو نیکیوں کا علم ہوتا ہے وہ جانتا ہے کہ کیا اچھا ہے اور کیا برا۔ لیکن بسا اوقات وہ نیکی کرتا اس وقت ہے جب اسے کوئی نصیحت کرے کہ نیکی کرو۔ یا فلاں نیکی کرو۔ اور بدی بھی وہ اسی طرح چھوڑتا ہے۔

ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کی بعض نصائح پیش کرتے ہیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ "تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ تم پنج وقتہ "عبادت" اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک ہوں اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلق کے اور کچھ نہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت اقدس کی بابرکت نصائح ہمیشہ ہمارے سامنے رہیں۔ ان کی ایک ایک بات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائے اور ہم زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی رہنمائی سے نیک سے نیک تر بنتے چلے جائیں۔ اے خدا تو ہمیں یہ سب خوبیاں عطا فرما۔ آمین

بڑوں کی صحبت بڑوں کی باتیں
ہے راستبازی کا یہ طریقہ
یہ رہنما ہیں ہر اک ڈگر پر
اِسی سے آتا ہے ہر سلیقہ

ابوالاقبال

وہ پیار کی نظروں سے مجُھے دیکھ رہا ہے
لیکن مرا سر بار ندامت سے جُھکا ہے

وہ جام کہ جو بادۂ اُلفت سے بھرا ہے
ساقی نے اُسے پیار سے سینہ میں دھرا ہے

کرتا ہے مُعطّر وہ مشامِ دل و جاں کو
اک ایک نفس آپ کا مانندِ صبا ہے

کس دَرد میں ڈُوبی ہوئی آنسو نے کہی بات
یہ بلبلہ شاید ترِ دریا سے اُٹھا ہے

کیا اس سے بڑی اور ضمانت ہو شفا کی
اب تو مِرے ہاتھوں میں ترا دستِ شفا ہے

میں جس کے کرم سے ہُوں سرِ گنبدِ افلاک
وہ راہنما آپ کا نقشِ کفِ پا ہے

تو نشّۂِ پندار میں غافل ہے اُسی سے
اور تجھ کو خبر ہے کہ وہی تیرا خدا ہے

مہر و مہ و انجم بھی منوّر ہیں اُسی سے
یہ مخزنِ انوار ہے یا غارِ حرا ہے

یہ زعم ہے میرا مرے اعمال ہیں مخفی
تُو بند دریچوں سے مجھے دیکھ رہا ہے

محمود گدائے شہِ بطحا ہے یقیناً
اتنا نہیں معلوم وہ اچھا کہ بُرا ہے؟

ڈاکٹر محمود الحسن

"ابتداء میں دعا کی عادت ڈالو اور اس ہتھیار سے کام لو کہ کوئی بد عادت بچپن میں نہ پڑ جاوے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

بنگر آخر بعقل و فکر و قیاس
کہ خرد را نہ محکم است اساس

عقل فکر اور قیاس سے دیکھ تو سہی کہ عقل کی بنیاد مضبوط نہیں ہے

تا نباشد رفیق او دگرے
نایدش از رہ یقیں خبرے!

جب تک دوسرا اس کا رفیق نہ بنے تب تک اس کو یقین کی راہ کی خبر نہیں ملتی

تا نہ بینی بدید ہا جائے!
یا نہ یابی خبر زبینائے

جب تک تو کسی جگہ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیتا یا کسی دیکھنے والے سے اس کی خبر نہیں پالیتا

خود نگوید ترا خرد زنہار
کہ چنیں دارد آں مکاں آثار

تب تک خود عقل تجھے ہرگز نہیں بتاتی کہ فلاں مکان کے یہ یہ نشان ہیں

پس چہ ممکن کہ دم زند بمعاد
کہ چنیں اند آں دیار و بلاد

پھر کیونکر ممکن ہے کہ عالم آخرت کے بارے میں وہ عقل دم مار سکے کہ وہ ملک اور مقامات ایسے ہیں۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ انسان کی توجہ اس بات کی طرف دلاتے ہیں کہ انسانی عقل اس کی فکر اور اس کے قیاس کی بنیاد تو نہایت غیر مستحکم ہے جب تک وہ کسی چیز کو اپنے ساتھ ملا کر کوئی مشاہدہ نہ کرے یا کسی چیز کو ذاتی طور پر یوں دیکھ لے اس وقت تک وہ اس کے متعلق یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جب تک انسان اپنی آنکھوں سے کسی چیز کو دیکھ نہ لے اس کی عقل اور اس کی فکر اس کی صحیح سمت میں رہنمائی نہیں کرسکتے۔ آخر جس چیز کو اس نے دیکھا ہی نہیں اس کے متعلق وہ یقینی طور پر کیا کہہ سکتا ہے۔ اگر کسی چیز کے متعلق کچھ کہنا ہی پڑے تو اس کی صرف یہی صورت ہے یا اسے خود دیکھا جائے یا کوئی اس کے متعلق معلومات بہم پہنچائے۔ کسی مقام اور کسی جگہ کی کیفیت کا بالکل یہی حال ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اگر اس دنیا کی چیزوں اور اس کے مقامات کے متعلق بغیر دیکھے اور سنے کچھ کہنے سے عقل قاصر ہے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ عالم آخرت کے بارے میں کسی پختہ رائے کا اظہار کرسکے وہ مقام تو ایسا ہے کہ اس دنیا میں بسنے والوں میں سے کسی نے نہیں دیکھا۔ اور اس کے متعلق سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ بتائے انسان کی عقل اس کی رہنمائی نہیں کرسکتی اس لئے عالم آخرت اور قیامت کو ایمان کے زمرہ میں رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو کچھ اس مقام اور ان حالات کے متعلق فرمایا ہے وہی درست ہے اور وہی انسان کو بلاچوں وچرا مان لینا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر قدم پر اور ہر لحہ ہماری رہنمائی فرمائے اور ہم اس کی باتوں کو بلاچوں وچرا مانیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

صاحبزادی امتہ الشکور

سیرت حضرت اماں جان

صاحبزادی امتہ الشکور کہتی ہیں:۔

تربیت اولاد کے متعلق آپ کا نمونہ مثالی تھا۔ اس بارہ میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنے تجربات اس طرح بتاتی ہیں:۔

تربیت کے اصولوں کے متعلق میں نے بہت سے لوگوں کو غور سے دیکھا لیکن حضرت اماں جان سے بہتر کسی کو بھی نہ پایا۔ آپ نے سکول کالج میں تعلیم نہ پائی تھی۔ گھر میں ہی معمولی اردو لکھنا پڑھنا سیکھا تھا۔ لیکن اخلاق اور تربیت کے متعلق جو آپ کے اصول ہیں ان کو دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ محض خدا کا فضل اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تربیت کا نتیجہ تھا۔ اور اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ سب کچھ کہاں سے سیکھا اور کس سے سیکھا۔ بچوں کی تربیت کا پہلا اصول یہ تھا کہ بچے پر مکمل اعتماد ظاہر کرکے ماں باپ کے اعتبار کا بھرم رکھنا' جھوٹ سے نفرت' غیرت دکھانا۔ اور روپیہ پیسہ اور دنیاوی چیزوں کی پرواہ نہ کرنا۔ آپ کا پہلا سبق ہوتا تھا۔ ہم لوگوں سے بھی یہی فرماتی رہیں کہ بچے میں یہ عادت ڈالو کہ وہ کہنا مان لے۔ پھر بے شک بچپن کی شرارت بھی آئے تو کوئی حرج نہیں۔ جس وقت بھی روکا جائے گا رک جائے گا۔ اگر ایک بار تم نے کہنا ماننے کی عادت ڈال دی تو پھر ہمیشہ اصلاح کی امید رہے گی۔ ہمیں بھی یہی سکھا رکھا تھا ہم لوگ یہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ماں باپ کی غیر موجودگی میں ان کی مرضی کے خلاف کے سوا کوئی کام کریں۔ حضرت اماں جان ہمیشہ یہ فرمایا کرتی تھیں کہ میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے۔ یہی اعتبار ہمیں ہمیشہ جھوٹ سے بچاتا تھا۔ بلکہ اس سے اور نفرت آتی تھی۔ مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔

آپ یہ بھی فرمایا کرتیں کہ پہلے بچے کی تربیت پر پوارا زور لگاؤ۔ دوسرے بچے اس کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک چلیں گے۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جن کی تربیت اماں جان کی گود میں ہوئی فرماتے کہ حضرت اماں جان کا یہ اصول تھا کہ بچوں کو مغرب کے بعد گھر سے باہر نہ رہنے دیتیں۔ اس اصول کی سختی سے پابندی فرماتیں۔ یہ حکم تھا کہ مغرب کی عبادت پڑھ کر سیدھے گھر آؤ۔ پھر باہر نہیں جانا سوائے عشاء کی عبادت کے لئے اور بڑے ہونے تک یہی پابندی رہتی۔ اور حضرت اماں جان کا تربیت کا انداز بالکل الگ تھا آپ ڈانٹ ڈپٹ کر بالکل کوئی بات نہ کہتیں ایک بار اماں جان نے کچھ بچوں کو کھانے پر بلایا یہ آپ کا دستور تھا۔ اس زمانے میں زمین پر ہی دستر خوان بچھا دیا جاتا۔ اور سب بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ مجھے بھی کہا کہ آؤ سب کے ساتھ مل کر کھانا کھاؤ۔ میری عمر اس وقت بہت چھوٹی تھی۔ اور جیسا کہ بچے ضد کرتے ہیں میں نے بھی بچپن کی ناسمجھی کی وجہ سے انکار کر دیا۔ حضرت اماں جان نے ڈانٹنے کی بجائے فرمایا اچھا نہ کھاؤ۔ لیکن یاد رکھنا کہ پھر بعد میں کھانا نہیں ملے گا۔ آخر کچھ دیر جھجکنے کے بعد میں بھی ان بچوں کے ساتھ شامل ہوگیا۔

حضرت اماں جان تربیت کرنے کے لئے اس بات کا بھی خیال رکھتیں کہ گھر کے بچے اور دوسری یتیم لڑکیاں جو آپ کے گھر پل رہی تھیں اچھی عادتوں والے بچوں کے ساتھ ہی کھیلیں تاکہ ان میں کسی دوسرے گندے بچے کی بری عادت نہ پڑے اور بچے بری صحبت سے دور رہیں۔ آپ جب بھی کسی بچے کی کوئی بری بات دیکھتیں تو اس طرح نصیحت فرماتیں کہ اس کی اصلاح بھی ہو جائے اور خوامخواہ دوسروں کے سامنے شرمندگی بھی نہ اٹھانی پڑے۔

حضرت اماں جان کے دل میں استاد کی بہت عزت تھی اور آپ کی یہی کوشش ہوتی کہ بچوں کے دل میں بھی استاد کا احترام ڈالا جائے۔ اور بچے اپنے استاد کی عزت کریں۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے استاد تھے۔ ایک دن ان کی بیوی حضرت اماں جان کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ میاں صاحب جو اس وقت ابھی بہت چھوٹے تھے۔ ایک ربڑ کا سانپ لئے ہوئے آگئے اور ایک دم سے ان کے سامنے چھوڑ دیا۔ اس طرح اچانک ایک سانپ دیکھ کر وہ خوف سے کانپنے لگیں حضرت اماں جان نے ان کی حالت دیکھ کر انہیں تسلی دی کہ بہو یہ تو ربڑ کا سانپ ہے۔ تم ایسے ہی ڈر رہی ہو۔ اور ساتھ ہی اپنے بیٹے سے فرمایا میاں محمود یہ تمہارے استاد کی بیوی ہیں یہ تم نے کیا کیا۔ وہ شرمندہ ہو گئے اور معافی مانگ کر بولے اماں مجھ سے بھول ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات- ———— نون سین

تعلیم- سب کے لئے

نو حکومتوں نے جن کی آبادی دنیا کی پوری آبادی سے تقریباً نصف ہے گزشتہ جمعرات کے روز عہد کیا کہ وہ سن دو ہزار تک اپنے تمام بچوں کو سکول میں داخل کر سکیں گے اگرچہ نمائندوں اور او بزرورز نے کہا ہے کہ کام بہت مشکل ہے اور اس کے لئے انتہائی لگن اور محنت کی ضرورت پڑے گی ناخواندگی کو ختم کرنا تو انتہائی ضروری ہے لیکن اس کے ختم کرنے کے لئے جتنے وسائل کی ضرورت ہے وہ آسانی سے میسر نہیں آتے انہوں نے یہ بھی کہا کہ فیصلے تو حکومتوں نے کئے ہیں اور حکومتیں اس سلسلے میں ان سے جو بن پڑے گا کریں گی بھی لیکن زیادہ تر غیر حکومتی تنظیموں کو آگے آنا پڑے گا انہیں ہر ممکن کوشش کر کے حکومتوں کا ہاتھ بٹانا ہو جس کانفرنس پر یہ باتیں کہی گئیں اس کا موضوع تھا۔ "سب کے لئے تعلیم" وہاں یہ بات پیش کی گئی کہ اب یہاں یا وہاں کہیں کہیں کسی شمع کے روشن کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ساری دنیا میں روشنی پھیلائی جائے اور خواندگی کی روشنی سے ہر علاقہ منور ہو اس کانفرنس میں انڈونیشیا کے صدر سوہارتو اور چین کے نائب وزیر اعظم بھی شامل تھے۔ اور ان کی شمولیت کی اصل وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے ممالک میں اور اسی طرح دیگر ممالک میں بھی تعلیم کی اہمیت پر زور دینا چاہتے تھے اس موقع پر بنگلہ دیش' برازیل' مصر' میکسیکو' نائیجیریا اور پاکستان کے وزرائے تعلیم بھی موجود تھے یہ نو ممالک ایسے ہیں کہ جن کی آبادی دو اشاریہ سات ارب ہے اور اس طرح ان ممالک میں بسنے والے لوگ ساری دنیا کی آبادی کے نصف سے بھی کسی قدر زیادہ ہیں اور ان ممالک میں ناخواندہ لوگوں کی تعداد دنیا بھر کے ناخواندہ کے مقابلے میں ستر فی صد ہے کہا جاتا ہے کہ ان تمام ممالک کو ملا کر ناخواندگی کو دور کرنے کی کوششیں ساری دنیا کے لئے اہمیت رکھتی ہیں اعداد و شمار میں یہ بتایا گیا ہے کہ میکسیکو میں ۸۷ فی صد بالغ لوگ تعلیم یافتہ ہیں اور پاکستان میں ۳۵ فی صد ان میں سے بعض ممالک میں بچوں کی سکول کی تعلیم ۹۹ فی صد ہے اور جیسا کہ چین میں اور بعض میں ۲۹ فی صد جیسا کہ پاکستان میں اور یہ بات بھی سامنے لائی گئی کہ خواتین اور مردوں کی تعلیم کے درمیان ایک بہت بڑی خلیج موجود ہے۔

ملائشیا/ بڑی عمارتیں

بتایا گیا ہے کہ ملائشیا کے حکام گزشتہ منگل کے روز اس بات پر غور کر رہے تھے کہ پہاڑی علاقے میں بڑی بڑی اونچی عمارتیں بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔ انہوں نے ایک بارہ سٹوری بلاک کے گر کر ۵۰ افراد کو ملبے کے نیچے دب جانے کے بعد یہ غور و فکر شروع کیا۔ پبلک انٹرپرائزز کے وزیر یوسف نار نے کہا کہ انہوں نے اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو یہ حکم نامہ جاری کر دیا ہے کہ وہ تمام ایسی عمارتوں کا جائزہ لیں جو زیادہ اونچی بنائی جا رہی ہیں اور ان عمارتوں کا بھی جو ابھی زیر غور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ابھی تک ایسا کوئی حادثہ نہیں دیکھا جیسا کہ گزشتہ ہفتہ کے روز سامنے آیا۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ اس قسم کے حادثات بار بار وقوع پذیر ہوں۔ اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین نے کہا کہ انہوں نے حکم دے دیا ہے کہ جتنی اونچی عمارتیں بنائی جا رہی ہیں ان کی تعمیر فوری طور پر روک دی جائے۔ یہ ابھی فیصلہ کرنا باقی ہے کہ ان عمارتوں کی مزید تعمیر کی اجازت روکی جائے یا نہیں۔ جو لوگ اس گری ہوئی عمارت کے ملبے سے لاشوں کے نکالنے کا کام کر رہے تھے ان میں عالمی ماہر بھی شامل کئے گئے تھے۔ وزیر اعظم مہاتیر محمد نے اس عمارت کے گرنے کے بعد دو دفعہ بھرپور مطالعہ کیا۔ خود اس جگہ پر جا کر سارے حالات کے متعلق علم حاصل کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ شائد زمین کی متعدد حرکتوں نے اس کی بنیادوں کو ہلا دیا ہو گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ حکومت ڈھلوانوں پر درختوں کے کاٹنے کی ممانعت کر دے۔ چونکہ ملائشیا سرعت کے ساتھ امیر بن رہا ہے اس لئے وہاں کی عمارتیں بھی بہت بڑی بڑی تعمیر ہونے لگی ہیں۔

چھان بورا کھایئے

پہلے تو چھان بورا خرید کر وہ لوگ لے جایا کرتے تھے جو اس مواد کو مویشیوں کے لئے استعمال کرتے تھے لیکن اب جب سے کھانے کی اشیا میں فائبر (ریشے) کی اہمیت سامنے آئی ہے چھان بورے کو گھر میں استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ کھانے کی میز پر ایک بوتل چھان بورے سے بھر کر رکھنی چاہئے اور اسے سالن کی پلیٹ میں تھوڑا سا ڈال لیا جائے یا دو چمچ دہی کی پلیٹ میں ڈال کر حل کر لئے جائیں اور اس طرح کھایا جائے تو خاصا مفید ثابت ہوتا ہے۔ بات تو عجیب سی ہے کہ وہ چھان بورا جو پہلے یا پھینک دیا جاتا تھا یا جانوروں کو دیا جاتا تھا اب اس کی صاف شفاف بوتلیں بھر کر کھانے کی میز پر رکھنے کی طبی ہدایت کی جاتی ہے کہتے ہیں کہ اس سے قبض بھی نہیں ہوتی اور کلیسٹرول کے سلسلے میں بھی یہ مفید ہے۔ جن چیزوں کو چبا کر کھایا جائے ان کے متعلق بھی بتایا گیا ہے کہ جتنا زیادہ انہیں چبایا جاتا ہے اتنا ہی تھوک کا مواد ان میں مل جاتا ہے اور نظام ہضم کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک فائبر (ریشے) کا تعلق ہے بتایا گیا ہے کہ گندم کے چھان بورے میں ۱۲ فی صد ریشہ ہوتا ہے اور یہ معدے کے لئے دیگر اشیا سے پانچ گنا زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

بچوں کی صحت اور دیکھ بھال

کراچی سے تقریباً ۳۶ کلو میٹر دور محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے سارک انسٹی ٹیوٹ برائے صحت بچگان اور ان کی عمومی دیکھ بھال کا مدینۃ الحکمت میں سنگ بنیاد رکھا اس موقع پر محترمہ موصوفہ نے کہا کہ سارک کی تنظیم کا بنیادی مقصد تو یہ تھا کہ آپس کے تعلقات بہتر ہو جائیں اور یہ سارے ممالک اپنے اپنے باشندوں کے لئے صحیح معنوں میں ایک دوسرے سے مل کر ترقیاتی پروگرام کو فروغ دے سکیں لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک یہ مقصد حاصل نہیں کیا جا سکا اور ابھی تک بعض ممالک میں خلیجیں حائل ہیں محترمہ وزیر اعظم نے کہا کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام ممالک کا مختلف مسائل کے سلسلے میں ایک جیسا نظریہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی مسائل بھی ہیں اور دیگر قسم کے مسائل بھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے جموں اور کشمیر کے تنازعہ کا ذکر کیا۔ یہ مرکز جس کی انہوں نے بنیاد رکھی ہے سارک فرینڈشپ ایسوسی ایشن پاکستان کے زیر اہتمام شروع کیا گیا ہے۔ یہاں ایک جدید طرز کا ہسپتال ہو گا جہاں ہر قسم کی بیماری کی تشخیص اور علاج کا انتظام کیا جائے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پاکستان نے سارک کی تنظیم کا اس لحاظ سے بہت زیادہ استقبال کیا ہے کہ اس کے ذریعے ہم سب اپنی ثقافت کو اجاگر کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ آپ نے سارک کے ممالک میں غربت کا ذکر کیا اور کہا کہ سماجی ترقی کی انتہائی ضرورت ہے آپ نے کہا کہ سماجی ترقی کی طرف غیر حکومتی تنظیموں کو بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ اور سماجی کارکن اس سلسلے میں خاصی اہم امداد دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے یہ بھی کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ ایسے کاموں کے لئے صرف حکومت کی طرف نظر لگائے رکھنا کافی نہیں ہے حکومت چاہئے کتنا ہی زور کیوں نہ مارے وہ اس قسم کے کاموں کو پوری طرح سرانجام نہیں دے سکتی۔ اگرچہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم بچوں کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے لیکن بہر حال غیر حکومتی تنظیموں کو حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے۔

پی ایل او اسرائیل معاہدہ

تاخیر کی نذر

گزشتہ جمعہ کے روز اسرائیل نے اس بات کے زبردست اشارے کئے کہ پی ایل او کے ساتھ معاہدے کی آخری شکل کئی ہفتوں تک مکمل نہ ہو سکے گی۔ خیال تو یہ تھا کہ ۱۳۔ دسمبر سے وہ اپنی فوجیں مغربی کنارہ اور غزہ پٹی سے واپس بلانی شروع کر دیں گے اور اس کے بعد اپریل کے وسط تک پی ایل او کو مکمل طور پر اس علاقے میں خود مختاری کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ لیکن اب اسرائیل کے وزیر اعظم نے یہ عندیہ دیا ہے کہ اگر آئندہ دس روز میں جیسا کہ پی ایل او چاہتا ہے یا بیس روز میں بھی یہ معاہدہ طے پا جائے تو یہ ممکن نہ ہو گا کہ اس پر عملدرآمد کیا جا سکے۔ اسرائیلی صحافیوں نے اس بات کو کھل کر پیش کیا ہے کیونکہ انہیں جمعرات کے روز سرکاری ذرائع نے اس کے متعلق بریفنگ دی تھی۔ اور بتایا تھا کہ پی ایل او کو اسرائیل کی سکیم کے ساتھ قدم بقدم چلنا پڑے گا۔ معاہدہ تو یوں لگتا تھا کہ اس میں ایک دن کی بھی تاخیر نہیں ہو گی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل میں جن لوگوں نے اس معاہدے کی مخالفت کی ہے ان کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور اسرائیل کے وزیر اعظم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ اس کی آخری شکل کو تاخیر میں ڈالا جائے۔

بوسنیا/ جنگ بندی

بوسنیا کی حکومت کی فوج نے جن کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں سے تعلق ہے کروٹس کے ساتھ کرسمس کے موقعہ پر جنگ بندی کا معاہدہ کیا ہے اگرچہ اقوام متحدہ کے افسروں نے کہا ہے کہ سربوں کی طرف سے حملوں کی وجہ سے انہیں شمالی بوسنیا میں پہنچنے میں بہت دقت پیش آرہی ہے وسطی بوسنیا میں بوسنیا کے کروٹس اور مسلم کمانڈرز نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ دسمبر ۲۳۔ سے لیکر جنوری ۳۔ تک جنگ بندی رہے گی۔

یہ بات کروٹس کے ریڈیو نے نشر کی ہے انہوں نے یہ بھی اپنے معاہدے میں کہا ہے کہ وہ ایک نجی امدادی کانوائے کو جو ہسپتال جانا چاہتا ہے اسے باقاعدہ راستہ کی سہولت دیں گے سب سے زیادہ مشکل خورونوش اور ادویہ کی آرہی ہیں۔ اور اگر انہیں ادویہ مل سکیں اور خورونوش کی اشیا تو وہ اپنا کام جاری رکھ سکتے ہیں۔ بوسنیا کروٹ دفاعی کونسل کے کمانڈر اور بوسنیا آرمی کے جرنیل نے اس معاہدے کی اس وقت توثیق کی جب اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز میں یہ دونوں آپس میں ملے۔ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ جنگ بندی ہو چکی ہے اور یوں لگتا رہا ہے کہ امن و امان ہو جائے گا۔ لیکن یہ تمام معاہدے جاری نہ رکھے جا سکے اور تینوں لڑنے والے دھڑے نہ صرف کسی نہ کسی وجہ سے پھر لڑائی شروع کرتے رہے۔ بلکہ وہ کانوائے جو ضروریات زندگی کا سامان لے کر جاتے تھے ان کے لئے رکاوٹیں پیدا کی جاتی رہیں۔ بوسنیا کے سربوں کی فوج نے گزشتہ دنوں اس علاقے میں خاصے زیادہ حملے کئے۔ کہا جاتا ہے کہ بوسنیا کے سربوں کی فوج نے مشرق میں تقریباً چار کلو میٹر کا فاصلہ اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ وہ ریڈیو جو مسلمانوں کے قبضہ میں ہے اس نے بھی اس بات کا اعلان کیا ہے کہ سربوں نے مسلمانوں کے مضبوط علاقے طزلہ پر جو بوسنیا کے شمال میں ہے سخت حملے کئے ہیں۔ اب یہی ایک علاقہ ایسا ہے جو مسلمانوں کے بوسنیا کے حصے میں صنعت کاری سے تعلق رکھتا ہے۔ سرائیوو میں مسلمانوں کی بوسنیائی فوج نے سربوں کے ساتھ جھڑپیں لی ہیں اور بار بار ان پر بمباری کر کے کئی لوگوں کو زخمی کیا ہے دراصل دونوں طرف سے بمباری ہوتی رہی۔ اور اس طرح نہیں کہا جا سکتا کہ کس طرف کتنے آدمی ہلاک ہوتے ہیں۔

سن مائینگ مون

ستراوراسی کے دہاکوں میں ایک شخص جس کا نام سن مائینگ مون ہے نے امریکہ میں اپنی تبلیغ کے ذریعے خاصا شور برپا کر دیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو مسیح کہتا ہے اور اس کے ماننے والے کشکول لے کر سڑکوں پر خیرات مانگتے ہیں۔ ان دنوں کہا جاتا تھا کہ ایسا کرنے سے جو رقوم اس کے پاس آتی ہیں ان کی مقدار اتنی زیادہ ہے کہ ان پر اچھا خاصا ٹیکس لگنا چاہئے۔ چنانچہ مون پر مقدمہ بھی چلایا گیا کہ وہ اپنی آمدنی پر ٹیکس ادا نہیں کرتا اور بعض والدین نے اس پر اپنے بچوں کو ورغلا کر اپنی طرف کر لینے کے سلسلے میں بھی مقدمہ چلایا۔ اب ہندوستان کے ایک اخبار پائنئیر نے بتایا ہے کہ مسٹر مون کی بیوی ہندوستانی پارلیمنٹ میں تقریر کریں گی۔ وہ عورتوں کی وفاقی دنیا برائے امن کی صدر رہیں۔ مسٹر مون اور اس کی بیوی کو سچے والدین کہا جاتا ہے اور پارلیمنٹ میں خطاب کا موضوع ہے سچے والدین اور عہد نامے کے زمانے کی تکمیل۔

یونی سیف / بچوں کی صحت

یونی سیف کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جیمز لی گرانٹ نے ایک نیوز کانفرنس کو اسلام آباد میں بتایا کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اس ارادے کا اعادہ کیا ہے کہ پاکستانی بچوں کی صحت اور ان کی زندگی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے انہیں مطلع کیا ہے کہ وہ اس سکیم کے متعلق ایک سوشل ٹاسک فورس قائم کریں گی جو ہر سہ ماہی کی رپورٹ انہیں پیش کرے۔ مسٹر گرانٹ نے یہ بھی کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے مصمم ارادہ کیا ہوا ہے کہ بچیوں کے وقار (STATUS) میں اضافہ کیا جائے۔ اور پاکستانی خواتین کو اقتدار میں حصہ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقوام متحدہ کے کنونشن جس میں خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازات کو ختم کرنا مقصود تھا کے متعلق بھی گفت و شنید کی ہے اس کنونشن کی قرارداد پر پاکستان نے ابھی دستخط نہیں کئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پاکستان کو اسی سلسلے میں تربیت دینے کا وعدہ کیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ جون تک پاکستان اس ڈیکلیریشن پر دستخط کر دے گا۔ یونی سیف کے علاقائی ڈائریکٹر کارل ارک نٹسن نے گرانٹ کی بات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جب کسی مذہب میں بھی عورتوں سے امتیاز نہیں برتا جاتا تو پھر ہم کیسے مان لیں کہ اسلام نے عورتوں کو حقوق نہیں دئے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ اسلام نے عورتوں کو مکمل حقوق دئے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے حضرت خدیجہؓ حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ کے نام لئے اور کہا کہ یہ خواتین کی حقیقی نمائندگی کی علامت ہیں۔

سابق صدر غلام اسحاق

جب سابق صدر غلام اسحاق خان نے صدارت کا عہدہ چھوڑا تھا تو انہیں چار ماہ کی تنخواہ اور تمام مراعات دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ جب انہوں نے صدر ہاؤس چھوڑا تو ان کے لئے پشاور میں انسپکٹر جنرل آف پولیس کی قیام گاہ کو ایک بہت خصوصی ریسٹ ہاؤس کی صورت میں تبدیل کر کے انہیں دیا گیا۔ انہوں نے صدارت کا عہدہ ستمبر میں چھوڑا تھا اور اب چار ماہ کے بعد وہ اپنی ذاتی رہائش گاہ میں منتقل ہو گئے ہیں۔ قائم مقام صدر وسیم سجاد نے غلام اسحاق خاں کی جگہ لیتے وقت اپنے ہی بنگلہ میں رہنا مناسب سمجھا تھا۔ وہ صدر ہاؤس میں قیام کرنے کے لئے شفٹ نہیں ہوئے تھے۔ دراصل جس بنگلہ میں انہوں نے یہ عرصہ گزارا وہ ان کے ایک قریبی عزیز کا تھا۔ مسٹر غلام اسحاق خاں کا بنگلہ جو یونیورسٹی ٹاؤن کے انتہائی اعلیٰ درجے کے علاقہ میں ہے اسے پہلے کرایہ پر دیا ہوا تھا اور کرایہ دار ایک بیرونی غیر حکومتی ایجنسی تھی۔ اب اسے خالی کروا لیا گیا ہے اور غلام اسحاق خاں نے اپنی رہائش کے لئے اس میں مناسب مرمت وغیرہ کرالی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ غلام اسحاق خان اکیلے ہی رہنا چاہتے ہیں۔

جاپان کی نجی اداروں کی امداد

جاپان کی حکومت نے چھوٹے پیمانے پر گرانٹ دینے کی سکیم کے مطابق پاکستان کی تین غیر حکومتی ایجنسیوں کو ۳٫۵۵ ملین روپے کی گرانٹ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس گرانٹ سے تعلیمی اور سماجی بہبود کی سکیموں کو چلایا جائے گا اس سلسلے میں تین الگ الگ معاہدے گزشتہ جمعرات کے روز جاپان کے سفارت خانے میں ہوئے ہیں۔ یہ معاہدے جاپانی وزیر ٹشو آکی ایواتا اور پاکستانی ایجنسیوں کے نمائندوں کے درمیان طے پائے۔ پہلا معاہدہ وزیر موصوف اور رخشندہ شیخ جنرل سیکرٹری برائے نیشنل کونسل فار ایجوکیشن اور بہروں کی بہبود کی سیکرٹری سے ہوا۔ انہیں ۱۶۲٬۶۱۳ امریکی ڈالر ملیں گے۔ جہاں تک بہرے بچوں کی قومی انسٹی ٹیوٹ کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ یہ دیہات میں ڈاکٹر ریاض احمد شیخ کا خاص کارنامہ ہے انہیں خاص طریقوں پر تعلیم دی جاتی ہے۔ اور بعض پیشوں میں مہارت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ دوسرا معاہد جاپان کے وزیر اور خالد پرویز جو مجلس سماجی کارکنان پاکستان کے صدر ہیں کے درمیان ہوا۔ انہیں ۵۲۵۲۴ ڈالر ملیں گے۔ تاکہ وہ اپنی طبی ضروریات اور پیشہ ورانہ مراکز کے لئے استعمال کر سکیں۔ بتایا گیا ہے کہ یہ مجلس چالیس ہزار غریب افراد جو پیر کالونی میں رہتے ہیں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ تیسرا معاہدہ وزیر جاپان اور نجمی فاروقی کے درمیان ہوا جو نرالی کتابین کی چیف ایڈیٹر ہیں۔ یہ ادارہ بالغان کے لئے بنیادی تعلیم کی کتابیں شائع کرتا ہے۔ انہیں ۱۰٬۲۹۰ ڈالر دیئے جائیں گے۔ اس ادارے کے ذریعے بالغوں کے لئے کتب شائع کی جاتی ہیں تاکہ ناخواندگی کو ختم کیا جائے۔

پاکستان / جزوی آزاد ملک

امریکہ نے جمعرات کے روز فریڈم ہاؤس میں پریس کو معمول کے مطابق ایک سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کو جزوی طور پر آزاد ملکوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس بات کا کہ کون سا ملک آزاد ہے اور کون سا جزوی آزاد فیصلہ کرنا خاصا الجھن کا باعث ہے اس میں بہت سے سوالات کے جوابات حاصل کر کے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ دنیا کے کس ملک میں کتنی آزادی پائی جاتی ہے۔ فریڈم ہاؤس ایک ایسی تنظیم ہے جو اس بات کا اہتمام کرتی ہے۔ اس دفعہ کہا گیا ہے کہ ۷۲ ممالک ایسے ہیں جو آزاد کی فہرست میں آتے ہیں۔ ۶۳ا ایسے ہیں جنہیں جزوی طور پر آزاد کہا جا سکتا ہے اور ۵۵ ممالک ایسے ہیں جنہیں آزاد نہیں کہا جا سکتا گزشتہ سال ایسے ممالک کی تعداد ۳۸ تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دنیا میں جمہوریتوں کی تعداد ۹۹ سے بڑھ کر ۱۰۷ ہو گئی ہے۔ جہاں تک آزاد ملکوں کا تعلق ہے ان کی تعداد ۷۵ سے گر کر ۷۲ ہو گئی ہے اور ان ملکوں کے رہنے والے لوگ ساری دنیا کا ۱۹ فیصد ہیں کہا جاتا ہے کہ فریڈم ہاؤس اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ کچھ سوالات مرتب کر کے ان کے جواب حاصل کرے اور یہ معلوم کرے کہ کون سا ملک آزادی کی نعمت سے محظوظ ہو رہا ہے اور کون سا ملک اس سے کتنا دور ہے۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ عوام الناس کس قدر فوجی دباؤ سے آزاد ہیں یا بیرونی طاقتوں کی سرپرستی سے آزاد ہیں یا مذہبی گروپوں کی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترمہ انوری بیگم صاحبہ

شاہین اکبر

بے حد سندر با اخلاق و باکردار شرم وحیا کا پیکر ایک اچھی تربیت کرنے والی مربیہ' ایک فرماں بردار غمگسار بیوی' سعادت مند بیٹی' مہمان نواز' حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پورا خیال رکھنے والی۔ غرض کہ عاجزہ کی نظر میں اوصاف حمیدہ کا مجسمہ' اخلاق حسنہ کا پیکر اور ان سب میں سبقت لے جانے والی۔ نیز ایک کامیاب داعیہ الی اللہ۔ یہ تھیں ہماری والدہ محترمہ بیگم راؤ محمد اکبر خان صاحب آف گنگاپور ضلع فیصل آباد جو کہ ابھی پچھلے دنوں ۳۰ جون ۹۳ء کو ہم سب کو غمگین و بے قرار چھوڑ کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

آپ ۱۹۳۲ء میں ضلع روہتک کے ایک گاؤں "کان پور" میں پیدا ہوئیں ابھی صرف چھ برس کی تھیں کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ میری نانی اماں جوانی ہی سے بہت پرہیزگار' دعاگو اور سچی خوابیں دیکھنے والی خاتون ہیں۔ چنانچہ ایک خواب کے نتیجے میں ماں بیٹی نے تمام رشتہ داروں کی مخالفت کے باوجود احمدیت قبول کر لی۔ اس وقت ہماری والدہ کی عمر صرف چودہ برس تھی۔

اسی خاندان کی ایک اور معزز گھرانہ کی بہو نے احمدیت سے تعصب کی بناء پر طعنہ دیا کہ ابھی سے مذہب بدل لیا ہے شادی کہاں ہو گی۔ کوئی چوہڑا چمار ہی ملے گا تو نہایت عزم اور خندہ پیشانی سے جواب دیا' احمدیت نہیں چھوڑوں گی۔ ذات چھوڑ دوں گی۔ یہ جواب میرے مولیٰ کی ایسی رضا کا موجب بنا کہ انہی ایام میں پاکستان بن گیا اور اسی معزز گھرانہ کی اس بہو کے خاوند نے احمدیت قبول کر لی اور وہ بہو خود اور اس کی اکلوتی بیٹی خدا کو پیاری ہو گئیں۔ اور اس طرح میری یہ پیاری والدہ اسی کے خاوند راؤ محمد اکبر خان صاحب آف گنگاپور کے عقد ثانی میں آ گئیں۔ وہاں صرف سسر ہی احمدی تھے مگر والدہ محترمہ تمام اہل خاندان کے لئے نہایت فرماں بردار اور خدمت گزار بہو ثابت ہوئیں اور خدمت کر کے احمدیت کے اعلیٰ اخلاق و معیار کو کسی طریق پر بھی داغدار نہ ہونے دیا۔ اور اپنے گھرانے کی عورتوں کی توہم پرستی اور شرک والحاد کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنی رہیں۔ جتنی بھی مذہبی مخالفت کی آندھیاں چلیں' جتنے بھی ذہنی اذیتوں کے طوفان آئے اپنے دین پر کوئی آنچ نہیں آنے دی' اس سکے کو ہمیشہ کھرا رکھا۔ اور پھر یہ سکہ ایسا چلا کہ اس کی بدولت دیور۔ ساس اور نندیں بھی اسی سلسلہ میں داخل ہو گئیں۔

۱۹۶۰ء کے الیکشن میں ایک وقت ایسا آیا جب کہ ہمارے والد صاحب خود بطور امیدوار الیکشن لڑ رہے تھے اس موقعہ پر مخالفین کی طرف سے فساد کیا گیا جس میں ہمارے دادا جان قتل ہو گئے۔ ہمارے والد صاحب اور ایک چچا بوجہ جوابی کارروائی جیل میں چلے گئے۔ گھر میں قیامت صغریٰ برپا ہو گئی۔ ایسے موقعوں پر بڑے بڑوں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں مگر انہوں نے اس گھرانے کے ساتھ مل کر نہ صرف احمدیت کے پودے کی آبیاری کی' بلکہ دنیا میں نہایت عزت و وقار سے وقت گزارا کوئی کام گھر میں تعلیمات احمدیت کے خلاف نہ ہونے دیا۔ اور مصیبت کا یہ تمام وقت اپنے مولیٰ کے حضور دعاؤں' گریہ و زاری اور امام وقت سے دعاؤں کی درخواستوں اور اپنے بزرگوں یعنی رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں حاضری اور صدقہ و خیرات کرنے میں گزار دیا۔ اپنا تمام زیور چندوں کی صورت میں دے دیا۔ ۱/۸ حصہ کی موصیہ تھیں۔ امامت کی طرف سے ہر تحریک پر نہایت خندہ پیشانی سے لبیک کہتیں۔ اپنی اولاد کی ایسی تربیت کی کہ نہ صرف اپنے گھر میں بلکہ دوسروں کے لئے بھی نافع وجود کے طور پر زندگی گزاری۔ اپنے گاؤں کے نادار اور غرباء کا از حد خیال رکھتیں۔ معاشی لحاظ سے تنگدست رشتہ داروں کی نہایت پردہ پوشی سے امداد فرماتیں۔ گھریلو ملازمین کی عزت نفس اور ضروریات کو ہمیشہ پیش نظر رکھتیں۔ غرور و تکبر سے کوسوں دور عاجزی و انکساری کا پیکر تھیں۔

رحمی رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتیں۔ اپنی والدہ کی اکلوتی بیٹی ہونے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اپنی والدہ محترمہ کو اپنے ساتھ رکھا بلکہ ان کی وجہ سے ان کے بہن' بہنوئی اور ایک بھتیجے کو بھی اپنے گھر رکھا اور اس بھتیجے سے ایسا سلوک و محبت روا رکھا کہ وہ بھی حسن سلوک سے متاثر ہو کر احمدیت میں داخل ہو گیا۔

علاوہ ازیں آپ احمدیت کے ایسے اعلیٰ اخلاق و کردار پر قائم تھیں کہ جس کا منہ بولتا ثبوت وہ خراج تحسین ہے جو کہ نہ صرف احمدیوں بلکہ غیر از جماعت لوگوں نے بھی بعد از وفات تعزیت کی صورت میں انہیں پیش کیا۔

آپ نے باوجود گھر گھر کامیابی سے دعوت الی اللہ کا پیغام دینے کے اپنے پردے کے اعلیٰ معیار کو بھی ملحوظ خاطر رکھا۔ آپ نے اتنے بڑے خاندان کی دن رات خدمت کرنے کے باوجود انکی اولاد کے لئے کبھی کوئی سخت الفاظ منہ سے نہیں نکالے۔

بقول غیر از جماعت تعلق داروں کے تمہاری تو وہ ماں تھی مگر ہمارے لئے ایک چلتی پھرتی درس گاہ تھی' گلی گلی بچوں کو سلام کا عادی بنانے والی' گھر گھر جا کر بچوں کو عبادات اور کلام الٰہی سکھانے والی' سچ بولنے اور سچ کے معیار کو قائم رکھنے والی۔ نہایت صلح پسند۔ ملنسار ایسی کہ آج لگتا ہے کہ ان کے فراق میں گلی محلہ کے درودیوار تک ان کے لئے رو رہے ہیں۔ بالکل ایسے جیسے پوچھ رہے ہوں۔

چمن کو چھوڑ کے وہ باغباں کدھر گیا

ہمیں ہمیشہ نصیحت فرماتیں کہ ہر حال میں فرماں برداری کرنی ہے خواہ سلسلہ کی ہو۔ خواہ بزرگوں کی ہو۔ نند بھاوج' ساس' دیور بھابھی' اور سسر داماد جیسے تمام نازک رشتوں میں ایسا توازن رکھتیں کہ کبھی جھگڑے کی نوبت نہیں آئی۔ ہر وقت یہی تاکید کرتیں کہ ایک دوسرے کے لئے دلوں میں رنجش نہ رکھا کرو اور ایک دوسرے کے آگے ایک دوسرے کا ذکر ہمیشہ پیار اور محبت سے کیا کرو۔ آپس میں ایک دوسرے کی اچھی باتیں یاد رکھا کرو۔ تادم آخر اپنے گاؤں کی لجنہ کی صدر رہیں۔ اور جب سے حضرت امام جماعت احمدیہ نے داعی الی اللہ بننے کی تحریک فرمائی بلا تخصیص مذہب و عقیدہ گھر گھر دعوت الی اللہ کے لئے جانے لگیں۔ اور پھر اسی جوش و جذبے کے ساتھ ساتھ دعاؤں میں بھی مشغول رہیں اور پھر اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت ۱۱ نفوس پر مشتمل ایک اور گھرانہ کی سلسلہ میں شمولیت کا باعث بن کر اپنی روح کی تسکین کا سامان حاصل کر گئیں۔ الغرض ہماری والدہ اخلاق و کردار کے ایسے معیار پر قائم تھیں کہ ان کے لئے اپنی بساط کے مطابق جتنا بھی لکھوں کم ہے۔ وہ ایک گوہر آبدار تھیں۔ آخر میں تمام قارئین کرام سے ملتمس ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہمارے والد بزرگوار اور ہماری ضعیف نانی جان جو اس صدمہ سے از حد نڈھال ہیں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بقیہ صفحہ ۵

طرف سے ان پر کتنا دباؤ یا تشدد ہے اور اسی طرح مذہبی اقتصادی تنظیمیں اپنے مفاد کو کس طرح حاصل کرتی رہیں۔ وہ ممالک جو آزاد ہیں یا جزوی طور پر آزاد ہیں یا آزاد نہیں ہیں ان کی درجہ بندی کی جاتی ہے اور پھر مزید قسمیں بنائی جاتی ہیں جو پہلے نمبر پر ہیں وہ ۱ء۰ اور اس کے بعد ۲ء۵ ہیں انہیں آزاد کہا جاتا ہے جو ۳ء۰ اور ۵ء۵ کے درمیان آتے ہیں انہیں جزوی آزاد اور جو ۵ء۵ سے ۷ء۰ کے درجے میں آتے ہیں انہیں غیر آزاد سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان کو اس سلسلے میں ۴ نمبر دیئے گئے اور اسے جزوی طور پر آزاد ممالک میں شامل کیا گیا ہے۔ بارہ دیگر ممالک ایسے ہیں جنہیں اسی درجے میں رکھا گیا ہے۔

ایران/روس کے انتخابات

تہران ٹائمز (ایران) میں بتایا گیا ہے کہ ایران کو اس بات پر خاصی تشویش ہے کہ موجودہ انتخابات میں روس میں سب سے بڑھے ہوئے قوم پرستی کے جذبات رکھنے والے زیادہ تعداد میں کامیاب ہوئے ہیں اس اخبار کے مضمون میں کہا گیا ہے کہ ایران اس بات سے صرف نظر نہیں کر سکتا کہ یہاں ایک ایسے گروہ کو فتح حاصل ہوئی ہے جو عالمی طور پر مسلمہ سرحدوں کی پرواہ نہیں کرتا اگرچہ ایران نے سرکاری طور پر ان انتخابات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا لیکن عام طور پر یہ بات زیر بحث آ رہی ہے۔ لبرل ڈیموکریٹک پارٹی جس نے فتح حاصل کی ہے کا کہنا ہے کہ وہ روس کے وقار کو دوبارہ قائم کرے گا۔ ۱۹۱۷ء سے پہلے کی جو سرحدیں تھیں وہ قائم کرنے کی کوشش کرے گا ایسا کرنے سے ایران کے ہمسایہ ممالک جو وسطی ایشیاء میں ہیں انہیں خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد احمد ظفر کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی والدہ صاحبہ گذشتہ ایک سال سے ٹانگ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم

۱۹۹۳ء

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اراکین مجلس انصار اللہ پاکستان کے علم و فضل میں ترقی کے مرکزی لائحہ عمل۔ مطالعہ نصابی کتب و امتحانات کے ضمن میں سہ ماہی سوم ۹۳ء کے امتحان میں ۲۲۴ مجالس کے کل ۲۴۳۸ انصار نے حصہ لیا۔ جن میں سے مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

۱۔ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب۔ دارالعلوم غربی ربوہ۔ اول

۲۔ مکرم عبداللطیف شرما صاحب۔ حیدر آباد۔ دوم

۳۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب۔ راولپنڈی۔ سوم

نیز جن انصار نے اس امتحان میں خصوصی توجہ، شوق اور مثالی محنت سے اپنے پرچے حل کر کے بروقت مرکز کو ارسال کئے اور وہ خصوصی گریڈ کے مستحق قرار پائے ان کے نام بغرض دعا درج کئے جاتے ہیں۔

خصوصی گریڈ۔ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب (خانیوال) مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب (کراچی نارتھ) مکرم عزیز احمد طاہر صاحب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم قاضی سید احمد صاحب (لاہور کینٹ) مکرم عبدالسلام ارشد صاحب (راولپنڈی صدر) مکرم مرزا بشیر احمد صاحب (جیکب آباد) مکرم شمس الدین صاحب اسلم (پشاور صدر) مکرم خالد محمود بھٹی صاحب (ٹاؤن شپ لاہور) مکرم عبدالقادر بھٹی صاحب (گوجرنوالہ) مکرم پیر محمد صاحب (نورنگر سندھ) مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری (گلشن اقبال کراچی) مکرم فخر الدین احمد راجہ صاحب مکرم حکیم مرزا حبیب مدنی صاحب۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب (ناظم آباد کراچی) مکرم نور احمد ہاشمی صاحب (قصور) مکرم ملک عبدالعزیز صاحب (دوالمیال) مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کیمبی (اٹک) مکرم میاں عبدالحی صاحب۔ مکرم شریف احمد صاحب۔ مکرم جلال الدین شاد صاحب (سیالکوٹ) مکرم منیر احمد صاحب (لودھراں) مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب۔ مکرم احمد الدین خان صاحب۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب۔ مکرم مرزا منور محمود اشرف صاحب (فیصل آباد) مکرم خلیل احمد شاہد صاحب۔ مکرم محمد علیم الدین صاحب۔ مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب مکرم خالد محمود صاحب۔ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب (اسلام آباد شرقی) مکرم محمود احمد بشیر صاحب۔ مکرم محبوب احمد صاحب (جھنگ صدر) مکرم شریف احمد اشرف صاحب (گوجر خان) مکرم ڈاکٹر محی الدین صاحب۔ مکرم ملک محمد اکرم صاحب۔ مکرم خواجہ عبدالغفار ڈار صاحب (راولپنڈی) مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (مظفر گڑھ) مکرم رانا محمد خان صاحب۔ مکرم مقبول احمد صاحب چوہدری (بہاولنگر) مکرم محبوب الٰہی صاحب۔ مکرم شیخ کریم الدین صاحب (بہاولپور) مکرم عمر حیات صاحب (ٹکڑا ۵۸۱/۳۱ ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم حکیم افضل فاروق صاحب (اوچ شریف) مکرم مبشر احمد گوندل صاحب (حیدر آباد) مکرم نثار احمد صاحب قریشی (سرگودھا) مکرم چوہدری ظفراللہ خان صاحب ساہی (سمن آباد لاہور) مکرم رانا مبارک احمد صاحب۔ مکرم ظہور احمد قریشی صاحب (علامہ اقبال ٹاؤن لاہور) مکرم میاں مبارک علی صاحب۔ مکرم محمد رمضان صاحب (شاد باغ لاہور) مکرم محمد رشید طارق صاحب (سلطان پورہ لاہور) مکرم منور احمد جاوید صاحب۔ مکرم مبشر احمد صاحب (واہ کینٹ) مکرم محمود احمد صاحب (شیخوپورہ) مکرم نثار احمد چوہدری صاحب (جہانیاں) مکرم محمد رفیق چغتائی صاحب (اسلام آباد شمالی) مکرم شمس الدین سیال صاحب (بورے والا) مکرم محمد سرور صاحب (انور آباد سندھ) مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب (دارالرحمت وسطی) مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب (دارالرحمت شرقی) مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب (دارالعلوم غربی) مکرم ملک محمد اعظم صاحب (دارالعلوم غربی) مکرم ڈاکٹر فیض اللہ صاحب (دارالعلوم غربی) مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب (دارالعلوم وسطی) مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب (دارالبرکات) مکرم تنویر احمد شاہ صاحب (دارالعلوم) مکرم عبدالسلام اسلام صاحب (دارالفتوح) مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب۔ مکرم عبدالرشید رازی صاحب (دارالصدر جنوبی) مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی۔ مکرم سعید احمد صاحب (دارالرحمت غربی) مکرم صوفی رمضان علی صاحب۔ مکرم خواجہ برکات احمد صاحب (ناصر آباد کالونی) مکرم سید محمد میاں سلیم صاحب۔ مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بی۔اے۔ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب۔ مکرم نصیر احمد صاحب راجپوت (عزیز آباد کراچی) مکرم قیوم شاہد صاحب (مارٹن روڈ کراچی) مکرم اشفاق حسین صاحب۔ مکرم عبدالمالک خان صاحب۔ مکرم راجہ رشید احمد صاحب (ماڈل کالونی کراچی) مکرم مورانی نثار احمد صاحب راٹھور (نوکوٹ) مکرم محمود احمد صاحب ایم ایس سی (لاہور صدر)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام انصار کو صحت و سلامتی کے ساتھ علم و فضل کے حامل مرکزی امتحانوں میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے اور اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ تمام انصار کا وجود باعث خیر و برکت اور نافع الناس بنائے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ ۱

ایڈووکیٹ۔لاہور

۱۵۔ محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ۔راولپنڈی

۱۶۔ محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب۔ کراچی

۱۷۔ محترم چوہدری ادریس نصراللہ خان صاحب ایڈووکیٹ۔لاہور

۱۸۔ محترم چوہدری اعجاز نصراللہ خان صاحب ایڈووکیٹ۔لاہور

۱۹۔ محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب۔حیدر آباد

۲۰۔ محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ

۲۱۔ محترم مولوی مبشر احمد صاحب کاہلوں

۲۲۔ محترم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب

۲۳۔ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر۔ ربوہ

۲۴۔ محترم حکیم خورشید احمد صاحب۔ربوہ

۲۵۔ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب۔ ربوہ

۲۶۔ محترم سید احمد علی شاہ صاحب۔ربوہ

۲۷۔ محترم عبدالسمیع خان صاحب۔ربوہ

۲۸۔ محترم نواب منصور احمد خان صاحب۔ ربوہ

اعزازی اراکین۔

۱۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (لندن)

۲۔ محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب (غانا)

۳۔ محترم مظفر احمد صاحب (ظفر) (امریکہ)

۴۔ عبدالسلام صاحب میڈسن (ڈنمارک)

(ناظم دارالافتاء)

مرکزی سہ ماہی امتحان

انصار اللہ

○ تمام زعماء کرام آگاہ رہیں کہ مرکزی امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۹۳ء کے حل شدہ پرچے مرکز کو بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱۔ دسمبر ۹۳ء ہے۔ کوشش کی جائے کہ آخری تاریخ سے قبل ہی (جتنی جلد ممکن ہو) پرچے مرکز میں پہنچا دیئے جائیں۔

نیز مرکزی امتحان سہ ماہی اول ۹۴ء کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ کلام الٰہی پارہ ۹ نصف اول

۲۔ کتاب "..... اصول کی فلاسفی" مکمل

۳۔ کتاب "بنیادی نصاب" مطالعاتی۔ مکمل

تمام انصار کو علم و فضل میں ترقی کے اس پروگرام سے آگاہ کر دیں اور وقتاً فوقتاً یاددہانی کرائی جاتی رہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

We Welcome you all to the
NEW YEAR 1994
by offering a course of
Computer Hardware Design, Diagnostic and Troubleshooting
From 1st January
at the Institute of Computer Engineering
Tel: 7577244 Fax: 7585792
46-Ground Floor, Shama Plaza, Ferozepur Road, Lahore

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۳۔دسمبر۔ سردی کا سلسلہ جاری ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۶ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ درجے سنٹی گریڈ

○ فلسطینی تنظیم آزادی پی ایل او اور اسرائیل کے درمیان فرانس میں ہونے والی بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔ ۲۳۔ دسمبر اس معاہدے پر عمل درآمد کے آغاز کے لئے آخری تاریخ تھی۔ اس سے قبل یہ تاریخ ۱۳۔ دسمبر تھی اور اس میں دس دن کی توسیع کی گئی تھی۔ اس سے قبل پی ایل او کے صدر یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر اعظم کے درمیان قاہرہ میں ہونے والی سربراہ ملاقات بھی ناکام ہو چکی ہے۔ اس ملاقات میں صدر حسنی مبارک فریقین کے درمیان رابطے کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔

○ بوسنیا میں سرب کروٹ اور مسلمانوں نے کرسمس کے موقع پر جنگ بندی کرنے اور امدادی قافلوں کی روانگی میں رکاوٹیں نہ ڈالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم گذشتہ روز سرب ٹھکانوں کی طرف سے سراجیوو پر ہونے والی گولہ باری گذشتہ دو ماہ کی شدید ترین گولہ باری تھی جس میں آٹھ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ نے نیا آئین بھاری اکثریت سے منظور کر لیا ہے۔ اس کے حق میں ۲۴۷ اور مخالفت میں ۴۰ ووٹ آئے۔ تین سو سال کے بعد اب پہلی بار ملک کے گورے اور سیاہ فام افراد کو مساوی حقوق دیئے جانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اب ۲۷۔ اپریل کو کثیر الجماعتی انتخابات ہونگے جس کے بعد جنوبی افریقہ میں سیاہ فاموں کی حکومت قائم ہونے کا امکان ہے۔

○ خلیج تعاون کونسل نے تیل کی پیداوار میں کمی کی اپیل کی ہے کونسل کے ایک اجلاس میں کہا گیا ہے کہ اگر اوپیک کے دیگر ممبران اتفاق کریں تو وہ اپنی پیداوار کم کرنے پر راضی ہیں۔ اس کی وجہ عالمی مارکیٹ میں تیل کی گرتی ہوئی قیمت ہے اس وقت تیل کی قیمت ۱۷۔ ڈالر فی بیرل تک گر چکی ہے جبکہ یہ قیمت اوپیک کی طے کردہ قیمت سے ۷۔ ڈالر کم ہے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے جاپان کو سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنانے کی حمایت کی ہے۔

○ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے کہا ہے کہ خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ حالیہ انتخابات کے بعد جس میں ان کے مخالفوں کو برتری حاصل ہوئی ہے پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مخلوط حکومت قائم کرنے کے نظریے کو مسترد کر دیا۔

○ فرانس بیلجیئم ہالینڈ اور جرمنی میں شدید سیلابوں کے باعث وسیع رقبہ زیر آب آگیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مخلوط حکومت کے فریقین میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ففٹی ففٹی وزراء کا فارمولا طے شدہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے ساتھی ان سے جدا ہو رہے ہیں اس لئے وہ ۱۹۹۴ء کو انتخابات کا سال قرار دینے کی باتیں کر رہے ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے اجلاس میں چوتھے دن بھی تلخی اور گرما گرمی رہی۔ قائم مقام سپیکر سید ظفر علی شاہ کو کارروائی چلانے میں سخت مشکل پیش آ رہی ہے۔ سپیکر نے ہدایت جاری کی ہے کہ حکومت اسمبلی کے اجلاس کے قریب غیر ضروری آرڈیننس جاری نہ کرے۔ اسمبلی میں جب آرڈیننس پیش کئے گئے تو اپوزیشن نے شیم شیم کے نعرے لگائے۔ اس پر وزیر قانون نے کہا کہ جو آرڈیننس پیش کئے گئے ہیں وہ زیادہ تر نواز شریف یا نگران حکومت کے دور کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپوزیشن کی اخلاقیات راتوں رات بدل گئی ہے۔

○ سٹیٹ بینک نے پنجاب حکومت کو تاج کمپنی اور کوآپریٹو کے متاثرین کو ادائیگی کے لئے ۴۰ کروڑ روپے ادا کر دیئے ہیں۔ یہ رقم ۳۱۔ دسمبر تک متاثرین کو ادا کر دی جائے گی۔

○ حکومت نے آئی ایم ایف اور عالمی بینک کے ساتھ نگران دور کے معاہدوں کی توثیق کر دی ہے۔ تین سالوں پر محیط ان معاہدوں میں زرعی ٹیکس کا نفاذ، زرعی اثاثوں پر ویلتھ ٹیکس کے اجراء سمیت تمام مطالبات تسلیم کر لئے گئے ہیں۔ امید کی جا رہی ہے کہ تین سال سے معطل شدہ امداد ۱۹۹۴ء میں ملنے لگے گی۔

○ سندھ کی حکومت نے سندھ اسمبلی کو یقین دہانی کرائی ہے کہ کالا باغ ڈیم نہیں بنے گا۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ مختلف فرقوں کے درمیان صرف ۱۰ فیصد مسائل پر اختلافات ہیں انہوں نے کہا کہ کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد جلد شروع ہوگا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ وفاقی کابینہ میں توسیع میں تاخیر کی وجہ پارلیمانی اقلیت ہے جو وزیر اعظم کے لئے مسائل پیدا کر رہی ہے۔ پنجاب میں مشیر اعلیٰ کا مسئلہ خاصا الجھ گیا ہے۔ سندھ میں مرتضیٰ بھٹو کا اثر بڑھ رہا ہے۔

○ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ بینکوں کے افسران نادہندگان کے خلاف مہم میں پیچیدگیاں پیدا کر رہے ہیں۔ سیاسی استحکام سے معیشت بہتر ہو رہی ہے۔ تاہم افراط زر میں بھی اضافہ کے آثار ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے مسلح افواج میں وائس چیف آف آرمی سٹاف کا عہدہ بحال کرنے کی تجویز منظوری کے لئے صدر کو بھجوادی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق اعلیٰ عسکری قیادت نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔

○ اتوار ۲۶۔ دسمبر سے پورے ملک میں لوڈشیڈنگ شروع کی جا رہی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ ۵۔ جنوری کو بھٹو کی قبر پر تصادم ہونے کا امکان ہے۔ بیگم نصرت بھٹو نے واضح کیا ہے کہ پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اراکین کو مزار پر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

○ سندھ کے معروف سیاسی لیڈر مخدوم خلیق الزمان نے کہا ہے کہ بے نظیر کے مقابلے میں مرتضیٰ بھٹو کے ساتھ کام کیا جا سکتا ہے۔

For All Kinds Of Jewellery
SHARIF GOLD SMITH
Rabwah. ☎ 649

اطلاع عام و تبدیلی ٹیلیفون
المنصور پی سی او ریلوے روڈ ربوہ
کے نمبر تبدیل ہو گئے ہیں۔
اندرون پاکستان و بیرون پاکستان حضرات نئے نمبر نوٹ فرمالیں۔
پی سی او نمبر 212311 فیکس نمبر 212492
رہائش: 211911
منجانب: المنصور ریلوے روڈ ربوہ
(آپکا پیغام اور فیکس ذمہ داری سے جائے مقصود تک پہنچائی جاتی ہے)

ہومیوپیتھک کورسز
HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیمیو سٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ:-
کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ۔
گنری: بلال میڈیکل سٹور۔
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک۔
کیمیو سٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔
گوجرانوالہ: حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ بعد میڈیہ برج۔
سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ۔
واہ کینٹ: طیب ہومیوپیتھک کلینک۔ انوار چوک۔
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی۔ شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ۔
پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب
کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔
شیخوپورہ: ملتانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔
ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال۔
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔
گجرات: خادمین ہومیوپیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔
حیدرآباد: روبی میڈیکل سٹور۔ چھوٹی گٹی۔
کیمیو سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴

کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔